فتاویٰ امن پوری (قسط۲۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کی ولادت پر کعبہ کی چھت پر جھنڈا لگایا گیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے تین جھنڈے دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا، دوسرا مغرب اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔

(دلائل النّبوة لأبي نعيم الأصبهاني :610/1، ح : 555)

سند سخت ضعیف ہے۔

① ابوبکر بن ابی مریم جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

② یحییٰ بن عبداللہ بابلتی ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ۷۵۸۵)

③ حفص بن عمرو بن صباح ''حسن الحدیث'' ہیں، کتاب میں غلطی سے عمرو بن محمد بن صباح لکھا گیا ہے۔

سوال: کیا شب ولادت مصطفیٰ ﷺ کعبہ نے سجدہ کیا؟

جواب: ایسی کوئی روایت ثابت نہیں۔

سوال: کیا ہر زمانے میں غوث ہوتا ہے؟

جواب: جھوٹ محض ہے۔ ایسی کوئی بات دلیل سے ثابت نہیں۔

سوال: ''افراد'' کون ہوتے ہیں؟

جواب: یہ گمراہ صوفیا کی اصطلاح ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ولایت میں غوثیت کے بعد

فردیت کا درجہ ہے۔سوائے گمراہی کے اس میں کچھ نہیں۔

سوال: کیا غوث کے انتقال کے بعد غوثیت منتقل ہوتی ہے؟

جواب: غوثیت کی کوئی حقیقت نہیں، یہ محض گمراہ صوفیا کے دعاوی ہیں۔

سوال: حدیث: ''جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی، اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ اور اس معنی میں مروی تمام روایات ضعیف و نا قابل حجت ہیں۔

ان کے بارے میں اہل علم کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے حوالے سے بیان کی جانے والی تمام روایات ضعیف بلکہ من گھڑت ہیں۔''

(الردّ علی البکري: 253)

۞ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) کہتے ہیں:

''معترض (سبکی) نے اس بارے میں جتنی بھی روایات ذکر کی ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ دس سے زائد حدیثیں ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث صحیح نہیں، بلکہ یہ ساری کی ساری ضعیف اور کمزور ہیں، بلکہ بعض کا ضعف تو اتنا شدید ہے کہ ان پر ائمہ دین و حفاظ نے من گھڑت ہونے کا حکم لگایا ہے۔اسی طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اشارہ فرمایا ہے۔''

(الصّارم المُنکي في الردّ علی السبکي :21)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث کی ساری سندیں ضعیف ہیں۔''

(التّلخيص الحبير :267/2)

فائدہ:

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس بارے میں روایات کمزور ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں، کیونکہ ان کے راویوں میں سے کسی پر جھوٹ بولنے کا الزام نہیں ہے۔''

(تاریخ الإسلام :213/11)

۞ نیز حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''اسی طرح ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس کی سندیں تو ساری کی ساری ضعیف ہیں، لیکن وہ ایک دوسرے سے تقویت حاصل کرتی ہیں، کیونکہ ان کی سند میں کوئی متہم بالکذب راوی موجود نہیں۔''

(المَقاصد الحَسنة :647/1)

یعنی حافظ ذہبی و سخاوی کے نزدیک بھی اس حدیث کی ساری سندیں ''ضعیف'' ہیں اور اس کی کوئی ایک بھی سند حسن یا صحیح نہیں۔ البتہ وہ ان ساری ''ضعیف'' سندوں کے مل کر قابل حجت ہونے کا نظریہ رکھتے ہیں۔ ان کی یہ بات ان کے تساہل پر مبنی ہے اور کئی اعتبار سے محل نظر ہے:

① کئی سندوں میں ''کذاب'' اور ''متہم بالکذب'' راوی موجود ہیں، خود حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسی حدیث کی بعض سندوں کے راویوں کو ''کذاب'' اور ''متروک'' قرار دیا ہے۔

② کئی ''ضعیف'' سندوں کے باہم مل کر قابل حجت بننے کا نظریہ متقدمین

ائمہ دین کے ہاں رائج نہیں تھا۔ یہ بعد کے ادوار میں متاخرین نے بنایا اور اپنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تساہل پسندانہ قاعدے کے نفاذ میں متاخرین بھی اختلاف کا شکار ہیں۔ اسی حدیث کا معاملہ دیکھ لیں کہ ''ضعیف+ضعیف=قابل حجت'' کے قاعدے کو تسلیم کرنے والے اہل علم ہی اس کے حکم میں مختلف ہیں، بعض اسے ''ضعیف'' بلکہ من گھڑت قرار دیتے ہیں تو بعض اسے قابل حجت بتا رہے ہیں۔

سوال: حدیث: ''روزہ رکھو، صحت مند ہو جاؤ گے۔'' کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: یہ حدیث معجم اوسط طبرانی (۸۳۱۲) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

① سہیل بن ابی صالح مختلط ہے، زہیر کا اس سے قبل از اختلاط روایت کرنا ثابت نہ ہو سکا۔

② زہیر بن محمد سے اہل شام کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ محمد بن سلیمان بھی شامی ہیں، لہٰذا روایت ضعیف ہے۔

اس روایت کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

سوال: ''ابن عربی المعروف شیخ اکبر'' کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: محمد بن علی بن محمد ابن عربی (۵۶۰۔۶۳۸ھ، بمطابق ۱۱۶۵۔۱۲۴۰ء) جو ''محی الدین'' اور ''الشیخ الاکبر'' کے لقب سے مشہور ہے، بالاتفاق ملحد، باطنی، زندیق اور کافر تھا۔ فلسفہ اور وحدۃ الوجود کے تصوف پر مبنی اس کے کفریہ عقیدہ کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس (ابن عربی) کی سب سے بدترین کتاب الفصوص ہے۔ اگر اس میں کفر

نہیں تو دنیا میں کہیں بھی کفر موجود نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور نجات کا سوال کرتے ہیں۔''

(سير أعلام النّبلاء : 48/23)

۞ علامہ اسماعیل بن محمد کورانی رحمہ اللہ (٦٦٥ھ) نے ابن عربی کو ''شیطان'' کہا ہے۔

(مَجموع الفتاویٰ لابن تيمية : 247/2)

۞ علامہ ابراہیم بن معضاد ابواسحاق جعبری رحمہ اللہ (٦٨٧ھ) فرماتے ہیں:

''یہ ناپاک شخص ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہر کتاب اور ہر نبی کے ساتھ کفر کیا ہے۔''

(مَجموع الفتاوى لابن تيمية : 246/2)

۞ علامہ ابوالمحاسن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ (٨٢٣ھ) کے بارے میں ہے:

''آپ رحمہ اللہ بکثرت ابن عربی اور دیگر فلسفی صوفیا کا رد کیا کرتے تھے، اس میں اس قدر سختی کرتے کہ آپ رحمہ اللہ کو ابن عربی کی جو کتاب ملتی، اسے جلا دیتے۔''

(الضّوء اللّامع للسّخاوي : 31/3)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) ابن الفارض کے حالات زندگی میں لکھتے ہیں:

''میں نے اپنے شیخ سراج الدین عمر بن رسلان بلقینی (٨٠٥ھ) سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فوراً جواب دیا: وہ کافر ہے۔''

(لسان الميزان : ٣١٨/٤)

۞ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (٩٠٢ھ) فرماتے ہیں:

''علامہ بلقینی رحمہ اللہ ابن عربی اور اس کی کتابوں کے مطالعہ سے نفرت دلاتے تھے۔''

(الضّوء اللّامع للسّخاوي : 89/6)

۞ علامہ عزالدین ابن عبدالسلام رحمہ اللہ (٦٦٠ھ) فرماتے ہیں:

''ابن عربی برا شخص تھا، جھوٹا شیعہ تھا۔''

(لسان المیزان لابن حجر : 311/5)

۞ نیز ''زندیق'' کہا ہے۔

(فتاویٰ شامی : 239/4)

۞ علاء الدولہ، بیابانکی رحمہ اللہ (٧٢٦ھ) کے بارے میں ہے:

''آپ رحمہ اللہ محیی الدین ابن عربی اور اس کی کتب پر سخت طعن کرتے تھے اور اسے کافر قرار دیتے تھے۔''

(الوافي بالوفيّات للصّفدي : 233/7)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) ابن عربی کی کتاب ''فصوص الحکم'' کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں، جن کا ظاہر صریح کفر ہے۔''

(البداية والنّهاية : 353/17)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (٧٩٢ھ) فرماتے ہیں:

لٰكِنَّ ابْنَ عَرَبِيٍّ وَأَمْثَالَهٗ مُنَافِقُونَ زَنَادِقَةٌ .

''ابن عربی اور اس جیسے (گمراہ صوفیا) منافق اور زندیق ہیں۔''

(شرح الطّحاوية، ص 494)

۞ علامہ محمد بن محمد ابو عبد اللہ بخاری عجمی حنفی رحمہ اللہ (٨٤١ھ) نے ابن عربی کو کافر کہا ہے۔

(الضّوء اللّامع للسّخاوي : 294/9)

❁ علامہ عبدالسلام بن داود المعروف بہ عز قدسی رحمہ اللہ (۸۵۰ھ) کے بارے میں ہے:

''ابن عربی اور اس جیسے عقائد کے حاملین سب سے بڑے کافر ہیں۔''

(الضّوء اللّامع للسّخاوي : 205/4)

❁ علامہ سراج بن مسافر قیصری حنفی رحمہ اللہ (۸۵۶ھ) کے بارے میں ہے:

كَانَ يُبَالِغُ فِي التَّحْذِيرِ مِنْ كَلَامِ ابْنِ عَرَبِيٍّ .

''آپ رحمہ اللہ ابن عربی کے کلام سے سختی کے ساتھ منع کرتے تھے۔''

(الضّوء اللّامع للسّخاوي : 244/3)

❁ علامہ عمر بن موسیٰ بن حسن سراج رحمہ اللہ (۸۶۱ھ) کے بارے میں ہے:

''آپ رحمہ اللہ نے فصوص لابن عربی کے رد میں نظم لکھی، جو (۱۴۰) اشعار پر مشتمل تھی۔''

(الضّوء اللّامع للسّخاوي : 141/6)

❁ علامہ عبدالرحمٰن بن خلیل بن سلامہ رحمہ اللہ (۸۶۹ھ) کے بارے میں ہے:

''آپ رحمہ اللہ ابن عربی کے معتقدین کا سخت رد کرتے تھے۔''

(الضّوء اللّامع للسّخاوي :166/1)

❁ علامہ بقاعی رحمہ اللہ (۸۸۵ھ) لکھتے ہیں:

''ملحدین مثلاً ابن عربی، ابن سبعین اور ابن فارض کا مذہب ہے کہ وہ خالق کے وجود کو مخلوق کا وجود قرار دیتے ہیں۔''

(تنبيه الغبي، ص 162)

❁ قاضی اسماعیل بن ابی بکر ابن المقری رحمہ اللہ (۸۳۷ھ) فرماتے ہیں:

''جس نے یہود و نصاریٰ اور ابن عربی کے ہم نواؤں کے کفر میں شک کیا، وہ

بھی کافر ہے۔''

(تنبيه الغبي للبقاعي، ص ٢٥٣، الفتاوى الحديثية للهيتمي، ص 38)

❁ **علامہ محمد بن محمد بن محمد ابن شہاب غازی حلبی** رحمہ اللہ **(٨٩٠ھ) کے بارے میں ہے:**

''آپ رحمہ اللہ **ابن عربی پر سخت تنقید کرتے تھے۔''**

(الضّوء اللّامع للسّخاوي: 301/9)

❁ **ابوزکریا یحییٰ بن محمد مناوی** رحمہ اللہ **(٨٧١ھ) کے بارے میں ہے:**

''آپ رحمہ اللہ **نے ابن عربی کی کتب اوران کے مطالعہ سے اظہار برأت کردیا تھا۔''**

(الضّوء اللّامع للسّخاوي: 256/10)

پچاس کے قریب علمائے کرام اور قاضیوں نے اسے زندیق، ملحد اور کافر کہا ہے، بعض کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں؛

١۔ الحافظ ابن حجر العسقلانی

٢۔ سراج الدِّین عمر البلقینی

٣۔ زین الدِّین العراقی

٤۔ أبو زرعة ولیُّ الدِّین العراقی

٥۔ شمس الدِّین الذهبی

٦۔ عبد الرحمن بن خلدون

٧۔ بدر الدِّین بن جماعة

٨۔ شمس الدِّین محمد بن یوسف الجزری

٩ـ إمام القرَّاء محمد بن محمد الجزرى صاحب الجزرية

١٠ـ على بن يعقوب البكرى

١١ـ محمد بن عقيل البالسى

١٢ـابن هشام، صاحب مغنى اللبيب، وأوضح المسالك فى ألفية ابن مالك

١٣ـ شمس الدِّين محمد العيزرى

١٤ـ علاء الدِّين البخارى الحنفى

١٥ـ على بن أيوب

١٦ـ شرف الدِّين عيسى بن مسعود الزواوى المالكى

١٧ـ شمس الدِّين الموصلى

١٨ـ زين الدِّين عمر الكتانى

١٩ـ برهان الدِّين السفاقينِى

٢٠ـ سعد الدِّين الحارثى الحنبلى

٢١ـ أحمد بن علي الناشري

٢٢ـ أبو بكر بن محمد بن صالح المعروف بإبن الخياط .

٢٣ـ العلامة السخاوي

٢٤ـ العلامة السعد التفتازاني .

❀ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ نے ابن عربی کے کفر پر اَلرَّدُّ عَلَى الْقَائِلِينَ بِوَحْدَةِ الْوُجُودِ نامی کتاب لکھی ہے۔

❀ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ مَنِ اعْتَقَدَ حَقِيقَةَ عَقِيدَةِ ابْنِ عَرَبِيٍّ فَكَافِرٌ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ غَيْرِ النِّزَاعِ.

''جان لیجئے کہ جس نے ابن عربی کا حقیقی عقیدہ اپنایا، وہ بالاجماع کافر ہے، اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(الرّدّ على القائلين بوحدة الوُجود، ص 154)

ابن عربی حاتمی کے رد میں بے شمار اہل علم نے کتابیں لکھی ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ صوفیا کی خاص اصطلاحات ہوتی ہیں، جنہیں علما اپنے علم ونظر سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جب ان اصطلاحات کے حقیقی معنی تک نہیں پہنچ پاتے، تو ان صوفیا کی تکفیر کر دیتے ہیں۔

ہمارے مطابق باطنی صوفیا نے دین اسلام کے مقابلہ میں نیا دین متعارف کرایا، جس دین کی اپنی اصطلاحات ہیں، جن کا مقصد اسلامی عقائد واعمال کی بیخ کنی کرنا ہے، یقیناً علمائے حق ان کی کفریات سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے بجا طور پر ان کی تکفیر کی۔ صوفیا کا دین ایسا معمہ ہے، جو عیسائیوں کے عقیدۃ ثالث ثلاثہ کی طرح کبھی حل نہیں ہوگا۔

سوال: مجلس سماع میں رقص کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: ایسی مجالس کرنے والے بدعقیدہ، باطنی صوفی اور فاسق وفاجر ہوتے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾

(لقمان : 6)

''بعض لوگ آلات موسیقی کے شوقین ہیں، تا کہ بغیر علم کے اللہ کے رستے سے بھٹکائیں اور اس کی آیات سے ٹھٹھا اور مذاق کریں، ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔''

✿ فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب میں ہے:

''سماع، قوالی اور رقص، جو ہمارے زمانے کے صوفیا کرتے ہیں، حرام ہیں، ان مجلسوں اور محفلوں میں جانا اور ان میں بیٹھنا جائز نہیں۔ قوالی، گانا اور موسیقی کا حکم ایک ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری: 352/5، فتاویٰ شامی: 349/6)

✿ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

''قوال اور ناچنے والے کی گواہی قبول نہیں۔''

(البِناية شرح الهداية : 89/12)

سوال: ''فنا فی الشیخ'' کیا ہے؟

جواب: یہ باطنی گمراہ صوفیا کی اصطلاح ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے شیخ کے قلب کو اپنے قلب کے اوپر تصور کیا جاتا ہے اور نبی کریم ﷺ کے فیوض و برکات شیخ کے قلب پر اترتے ہیں اور قلب شیخ سے چھلک کر اس مرید کے قلب پر اترتے ہیں۔

صحابہ کرام، تابعین عظام اور محدثین کا حصول فیض کا طریقہ یہ نہ تھا، بلکہ وہ فیض حاصل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی احادیث سنتے تھے، علم حاصل کرتے تھے۔

(سوال): برتن میں آیات وغیرہ لکھی ہوں، تو اس میں کھانا کھانا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔ برتن سے آیات وغیرہ محو کرنی چاہیے۔

(سوال): مدینہ طیبہ افضل ہے یا مکہ مکرمہ؟

(جواب): اہل سنت والجماعت کے نزدیک مکہ اور مدینہ دونوں حرم ہیں، مگر مکہ مدینہ سے افضل ہے۔ جبکہ بعض الناس کا کہنا ہے کہ مکہ اس وقت تک افضل تھا، جب تک نبی کریم ﷺ نے ہجرت نہ کی تھی، ہجرت کے بعد مدینہ افضل ہو گیا۔

(سوال): روح کیا ہے؟

(جواب): روح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس کے امر میں سے ہے۔ (بنی اسرائیل: ۸۵) اس کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ نے آگاہ نہیں کیا۔

(سوال): کیا مہدی رحمہ اللہ حنفی مذہب کے پیرو ہوں گے؟

(جواب): بعض لوگوں کی یہ خام خیالی ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے متبع ہوں گے۔

(سوال): سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی قبر کہاں ہے؟

(جواب): سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی قبر کا تعین معلوم نہیں۔ روافض کا دعویٰ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر نجف میں ہے۔ یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''کئی جاہل روافض یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی قبر نجف میں ہے، یہ دعویٰ بے دلیل اور بے بنیاد ہے۔''

(البِداية والنّهاية :20/11)

(سوال): کیا مؤذن اذان کہنے کے بعد مسجد سے باہر جا سکتا ہے؟

(جواب): مؤذن ہو یا مسجد میں بیٹھا کوئی اور شخص، بغیر عذر مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔

❀ مؤذن نے اذان کہی، تو ایک شخص اُٹھا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے تاکتے رہے اور وہ مسجد سے باہر چلا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔''

(صحيح مسلم : 655)

البتہ اگر عذر ہو، تو بعد اذان مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے۔

(صحيح البخاري : 629، صحيح مسلم : 605)

(سوال): روافض کی اذان کا کیا حکم ہے؟

(جواب): روافض کی موجودہ اذان کا ثبوت ان کے اصولِ اربعہ میں بھی نہیں ملتا۔ نیز یہ اذان مسلمانوں کے اجماعی و اتفاقی عقائد کے خلاف ہے۔

(سوال): قبرستان میں جوتا پہن کر جانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔

(سوال): فرمان علی رضی اللہ عنہ: ''دشمن تین ہیں؛ ایک آپ کا دشمن، دوسرا آپ کے دوست کا دشمن اور تیسرا آپ کے دشمن کا دوست۔'' کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب): سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب اس قول کی سند نہیں مل سکی۔

(سوال): ''وجد'' اور ''حال'' کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب): وجد اور حال جو صوفیوں کے اعمال و افعال ہیں، بے حقیقت اور بے ثبوت ہیں۔ اسے تلبیس ابلیس کہہ سکتے ہیں۔ یہ وجد اور حال نصاریٰ سے مستعار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے ایسا ثابت نہیں۔

❁ فقہ حنفی کی معتبر کتاب میں لکھا ہے:

مَا يَفْعَلُهُ الَّذِينَ يَدَّعُونَ الْوَجْدَ وَالْمَحَبَّةَ لَا أَصْلَ لَهٗ .

''لوگ وجد اور محبت کے حال کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ بے حقیقت بات نہیں۔''

(فتاویٰ عالمگیری:319/5)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

''جو صوفیا وجد اور محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، انہیں موسیقی سنتے وقت آوازیں بلند کرنے اور کپڑے پھاڑنے سے وجوبی طور پر روکا جائے گا، کیونکہ آوازیں بلند کرنا اور کپڑے پھاڑنا تو قرآن سنتے وقت بھی حرام ہے، تو موسیقی، جو کہ خود حرام عمل ہے، کو سنتے وقت ایسا کرنا کیونکر جائز ہوگا؟ خاص طور پر ہمارے دور میں، کہ اب گناہ عام ہو چکا ہے، قسم ہا قسم کی بدعات ظاہر ہو چکی ہے۔ ہمارے زمانے میں ایک گروہ مشہور ہو چکا ہے، جنہوں نے علما جیسا حلیہ بنا رکھا ہے اور صلحا کا روپ دھار رکھا ہے، جبکہ حقیقت میں ان کے دل شہوت اور فاسد خواہشات سے بھرے پڑے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ بھیڑیے ہیں، اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے کہ یہ اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت کرتے ہیں، کیونکہ یہ تالیاں بجاتے ہیں، گانے گاتے ہیں، چیخیں مارتے ہیں اور خود پر بے ہوشی طاری کر لیتے ہیں۔ یہ سب ان کی جہالت ہے، جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے، مگر سنت رسول کی مخالفت کرے، وہ کذاب ہے۔ کتاب اللہ اسے جھوٹا کہتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ کون ہے؟ نہ ہی

یہ اللہ کی محبت سے واقف ہیں۔ یہ اپنے خبیث دلوں میں عشقیہ تصویر بناتے ہیں اور فاسد خیال سوچتے ہیں، پھر اس سے بہت بڑے وجد کا اظہار کرتے ہیں، بری طرح روتے ہیں، طرح طرح کی حرکات کرتے ہیں اور تیز تیز زبان سے الفاظ ادا کرتے ہیں، ان کے منہ سے جھاگ بہہ رہے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جاہل اور بے وقوف عوام ان پر اعتقاد رکھتے ہیں، ان کی صحبت اختیار کرتے ہیں، خود کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اللہ کی شریعت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترک کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ محض فاسد دعوؤں اور بودے اقوال کو مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے لوگوں کے شر سے اور جن و انس کے شر سے محفوظ رکھے۔''

(مِنحَة السُّلوك في شرح تُحفة المُلوك، ص 489)

سوال: کیا روز قیامت شفاعت ہوگی؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ شفاعت برحق ہے، قرآن مجید نے کئی شفاعتوں کا اثبات کیا ہے، اس بارے میں احادیث متواترہ بیان ہوئیں ہیں۔ خارجی، معتزلہ، مرجئہ اور شیعہ روز محشر شفاعت کے منکر ہیں۔ خوارج کہتے ہیں کہ کبیر گناہوں کا مرتکب ابدی جہنمی ہے، شفاعت سے اسے خلاصی نہیں مل سکتی۔ یاد رہے کہ جو شفاعت کا منکر ہے، وہ گمراہ اور ظالم ہے، نصوصِ شرعیہ اور اجماع امت کا سخت مخالف ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اول شافع (سب سے پہلے شفاعت کرنے والے) اور اول مشفع (جن کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی) ہیں۔

شفاعت وہی کرے گا، جسے اللہ رب العزت اذن دیں گے۔ جس کے لیے اذن ہوگا، اسی

کے لیے شفاعت ہوگی۔ انبیائے کرام، مقرب فرشتے، مومنین اور صالحین کی شفاعت برحق ہے۔ شفاعت دراصل شافع اور مشفوع کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز واکرام ہے۔ یہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کی کمال سلطنت وبادشاہت پر دلیل ہے۔ جس دن کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی بات نہیں کر پائے گا، اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دیں گے، تو شفاعت کر سکے گا۔ افسوس صد افسوس! بعض لوگ بزرگوں کی قبروں پر جاجا کر دعائیں کرتے ہیں، اس لیے استغاثہ اور استمداد واستعانت کرتے ہیں کہ وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے۔ قرآن کریم نے ان کے اس نظریہ کی تردید کر دی ہے کہ وہ روز قیامت ان کے دشمن ہوں گے، ان سے براءت کا اعلان کریں گے۔

قرآن کریم میں شفاعت کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں، جن میں سے ایک کی کفار اور مشرکین کے حق میں نفی کر دی گئی ہے اور دوسری کا مومنوں اور اہل اخلاص کے حق میں اثبات کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم گناہگاروں کو اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے مشرف فرمائے، آمین یارب العالمین!

شفاعت کا ثبوت قرآن کریم، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ملتا ہے۔

❁ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ (۳۲۴ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت امت کے اہل کبائر کے لیے ہے، نیز اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے ایک گروہ کو جہنم سے نکلوائیں گے، جو (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہیں نہرِ حیات میں ڈالا جائے گا، تو ایسے اُگیں گے، جیسے سیلاب کے کنارے دانا اُگ آتا ہے۔''

(رسالة إلى أهل الثغر، ص 97)

(سوال): شفاعت کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

(جواب): شفاعت کبریٰ سے مراد وہ مقام محمود ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے وعدہ فرما رکھا ہے، کہ جب لوگ قبروں سے اٹھ کھڑے ہو گے، محشر بر پا ہو جائے گا، لوگ حساب و کتاب کے لیے بے تاب ہوں گے، اس شدت کے عالم میں لوگ انبیا کے پاس شفاعت کی غرض سے جائیں گے، وہ معذرت کر لیں گے، بالآخر خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جائیں گے۔ آپ ﷺ دربارِ الٰہی میں سر بسجود ہو جائیں گے اور اللہ رب العزت کی تحمید و ستائش بیان کریں گے، آپ کا شفاعت کا اذن عطا ہو جائے گا، آپ کی شفاعت سے لوگوں کو غم و کرب اور مصیبت و تکلیف سے نجات مل جائے گی۔ یہ شفاعت نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

(سوال): شوق علم کے لیے اہل علم کی تصاویر اپنے پاس رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): جاندار کی تصویر حرام ہے۔ کافر قوموں کا شعار ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ تصویر مٹانے کے لیے آئے تھے۔ تصویر کئی خرابیوں کا پیش خیمہ ہے۔

(سوال): گردن کا مسح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): گردن کا مسح کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، یہ ایجاد دین ہے۔

(سوال): وضو سے پہلے ''بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام'' پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): وضو سے پہلے فقط بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ مذکورہ الفاظ پڑھنے کے بارے میں کوئی دلیل معلوم نہیں ہو سکی۔

(سوال): دوران وضو اذکار کا کیا حکم ہے؟

(جواب): وضو میں ہر عضو دھوتے وقت مخصوص ذکر کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس بارے میں

مروی تمام روایات نا قابل حجت ہیں۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''اعضائے وضو پر ذکر کے متعلق تمام احادیث باطل ہیں، ان میں کوئی بھی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔''

(المَنار المُنيف، ص 120)

سوال: اگر کسی شخص میں ایک عمل کفریہ ہو اور باقی مسلمانوں والے ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایک عمل سے بھی کفر ثابت ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے؟

جواب: جی ہاں، کافی ہے۔

سوال: کھانے سے پہلے بسم اللہ بھول جائے، تو کیا کرے؟

جواب: کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ.

''اللہ کے نام کی برکت سے میں کھانے کا آغاز واختتام کرتا ہوں۔''

(سنن التّرمذي: 1858، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا بدگمانی حرام ہے؟

جواب: جی ہاں، بدگمانی حرام ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

(الحجرات : ۱۲)

''مومنو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں۔''

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''گمان سے بچیں، کیونکہ گمان سب سے بڑا جھوٹ ہے۔''

(صحيح البخاري : 5143، صحيح مسلم : 2563)

سوال: روافض میں شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب: روافض دنیا کا جھوٹا ترین مذہب ہے۔ یہ جھوٹ یعنی تقیہ کو واجب سمجھتے ہیں۔ ضروریات دین کے منکر ہیں۔ ان کا مذہب کئی کفریات وشرکیات اور بدعات وخرافات کا مرکب ہے۔ ان میں لڑکی کی شادی کرنا ناجائز ہے۔